بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | یکم رجب ۱۳۶۴ ھ | ۱۲ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دائیں کندھے کے نیچے سینے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج شام کی گاڑی سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ۔ مکرم مولوی خیر الدین صاحب معاون ناظر تعلیم و تربیت اور مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت بعض تنازعات کے تصفیہ کے لئے اور جماعتوں کے معائنہ کے لئے سیالکوٹ گھٹیالیاں اور داتہ زیدکا۔ تشریف لے گئے۔

جناب نوابزادہ محمد عبد اللہ خان صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — یکم رجب ۱۳۶۴ھ

کمیونزم اور جماعت احمدیہ

(از ایڈیٹر)

کمیونزم کا خطرہ روز بروز ہندوستان میں بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ تو اس اقتباس سے کیا جا سکتا ہے۔ جو "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں معاصر "کوثر" سے پیش کیا گیا ہے۔ اور جس میں یہ ذکر ہے۔ کہ علماء کہلانے والے بُری طرح کمیونزم کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ اور کچھ اس بیان سے ہو سکتا ہے۔ جو ایک امریکی خاتون نے اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ معاصر "کوثر" کے بیان سے یہ ظاہر ہے۔ کہ علماء کو اس لئے منتخب کیا گیا ہے۔ کہ جس طرح ترکستان میں اشتراکیت کے غلبہ اور نفوذ کے لئے علماء کو آلۂ کار بنایا گیا۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی یہ کام علماء ہی سے لیا جائے۔ چنانچہ "کوثر" نے لکھا ہے۔

"کمیونزم کے مبلغین کرام نے عامۃ المسلمین کے قلعے پر علماء اسلام ہی کے چور دروازے سے حملہ کیا تھا۔ وہ علماء ہی کے مقدس عماموں کی اوٹ میں کمیونزم کا خنجر چھپائے ہوئے آئے۔ انہوں نے حضرات علماء ہی سے سندِ اعتبار حاصل کی۔ اور علماء ہی کے پروانہ رہنمائی کو لے کر وہ عوام میں پھیلے۔"

یہی صورت وہ ہندوستان کے مسلمان عوام میں کمیونزم پھیلانے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ اور سیاسیات میں حصہ لینے والوں اور ہندوستان میں انقلاب برپا کرنے والوں کو دوسرے طریقوں سے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکی خاتون مسز کلیر بوتھ لوس نے انہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اگر ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ نے ہندوستان کی آزادی کے لئے ایک تاریخ مقرر نہ کر دی۔ تو ہندوستان اگلے دس سال میں سوویٹ یونین میں شامل ہو جائیگا۔"

اس قیاس آرائی کی بنیاد کے طور پر کہا۔

"یہ بات اب راز نہیں رہی کہ روس ہندوستانی انقلاب پسندوں کی مدد کر رہا ہے۔ روس کی تمام مطبوعات سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے۔ برطانیہ نے آزادیٔ تقریر کا جو مطلب سمجھ رکھا ہے۔ اس کی آڑ لے کر پیپلز وار جیسے اشتراکی پرچے انقلاب کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ روس نے قازان میں جو پروپیگنڈہ سکول کھول رکھا ہے۔ اس میں ہندوستان کے لئے کمیونسٹ ایجنٹوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ ہندوستان میں زمین دوز سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے ایسے لیڈر پیدا کریں۔ جو ملک کے طول و عرض میں کمیونزم کا جال بن دیں۔ ۱۹۴۲ء میں اس سکول میں چار ہزار مستقبل کے ہونے والے ایجنٹ تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ جن میں سے بیشتر اب ہندوستان عرب۔ عراق میں پروپیگنڈا کرنے میں معروف ہیں۔"

یہ حالات اگر فی الواقعہ ایسے ہی ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ کمیونزم کا پروپیگنڈہ بڑے زور و شور کے ساتھ ان لوگوں میں بھی جاری ہے۔ جنہیں ہندوستان میں انقلاب پسند کہا جاتا ہے۔ اور جن کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور علماء بھی کمیونزم کو کامیابی کا ذریعہ سمجھ رہے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کو یہی سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ علماء مذہبی رنگ میں عوام کو ایسی راہ پر لگا رہے ہیں۔ جو اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ لیکن بتایا یہی جاتا ہے کہ کمیونزم کے نام سے ان کے سامنے جو کچھ پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ درحقیقت اسلام کی تعلیم ہے۔

ظاہر ہے کہ ایک طرف علماء کی یہ کوشش اور دوسری طرف سیاسیین کا کمیونزم کی طرف رجحان عوام کے لئے بہت زبردست زنجیریں ہیں۔ اور ان سے بچانے کی کوشش کرنے کے لئے بہت بڑے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ یوں کہنے کو تو یہاں تک کہہ دیا گیا ہے۔ کہ

"ہم کمیونزم کے اس تجربے کا خیر مقدم کرتا ہے۔ کہ وہ اسلامی ملکوں میں اپنی قسمت آزمائی چاہتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ یا تو کمیونزم کمیونزم نہیں رہیگا۔ یا اسلام دنیا کی ایک عالمگیر طاقت کی حیثیت سے اٹھیگا اور باطل کو پاش پاش کر دیگا۔"

لیکن جب اسلام کے نمائندے کہلانے والے علماء پہلے ہی کمیونزم کے آگے گھٹنے ٹیک چکے ہیں۔ اور وہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ عام مسلمان کہلانے والوں کو بھی کمیونزم کے آگے جھکا دیں۔ تو پھر اسلام کے دنیا میں اٹھنے اور کمیونزم کو پاش پاش کرنے کی صورت ہی کیا ہے۔ اس کا ایک ہی جواب ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جو حقیقی اسلام دنیا میں پیش کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی ہے۔ اور اسلام کی صداقت کے ناقابل تردید دلائل اپنے پاس رکھتی ہے۔ وہی اس قسم کی خلاف اسلام تحریکات کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اور انشاء اللہ کریگی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا اپنی جماعت کے علماء اور انگریزی دان اصحاب کو خصوصیت سے ارشاد فرمایا۔ کہ کمیونزم کی تحریک کے خلاف جماعت میں علمی معلومات کی ایک رَو پھیلا دی جائے اور ہر شخص کے لئے ایسے دلائل مہیا کئے جائیں۔ جن سے وہ اس تباہ کن تحریک کے مضر اثرات سے نہ صرف خود محفوظ رہ سکے۔ بلکہ دوسروں کو بھی محفوظ رکھ سکے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو یہ ارشاد عین وقت پر فرمایا ہے۔ احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ کرنا چاہیئے۔ اور خدمت اسلام کے اس خاص موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ "یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ زیادہ مقابلہ ہمارا کمیونزم ہی سے ہے۔ انہوں نے دہریت کو مذہب کے طور پر بنا لیا ہے"۔ پس اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے +

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

لجنہ اماء اللہ محلہ دارالانوار کا ماہانہ جلسہ

۹ ماہ احسان بروز ہفتہ ساڑھے چھ بجے شام لجنہ محلہ دارالانوار کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کوٹھی دارالحمد میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم رضیہ بیگم نے کی اور صفیہ بیگم نے درثمین سے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد عطیہ بیگم نے کشتی نوح میں سے "عورتوں کو کچھ نصیحت" پڑھ کر سنائی۔ یس نے قرآن مجید کے معارف بیان کئے۔ اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے چہل حدیث میں سے چودہویں حدیث مع ترجمہ وتشریح بیان کی۔ پھر مومنہ بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون بعنوان "نماز ہی کے ذریعہ ہر قسم کی فلاح مل سکتی ہے" پڑھا۔ اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے "اسلامی نظام حکومت" پر اپنا مضمون سنایا۔ جسمیں انہوں نے نہایت اعلیٰ طور پر اسلامی نظام حکومت کی برتری بیان کی۔ اس کے بعد رضیہ بیگم نے "احمدی عورتوں کے لئے جہاد کا موقع" پر نہایت مفید و موثر مضمون پڑھا جسمیں انہوں نے بتایا کہ اس وقت ہمارا جہاد یہی ہے۔ کہ ہم اپنی تمام تر کوششیں دینی علوم حاصل کرنے میں لگا دیں۔ اور لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ہر جلسہ واجلاس میں باقاعدہ شامل ہو کر دینی واقفیت حاصل کریں تاکہ ہم اپنی اصلاح کر کے اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے پر قادر ہوں۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے تمام ممبرات میں ایمانی و عملی جوش پیدا کرنے کی غرض سے شرائط بیعت دہرائے اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک "غرباء کے لئے غلے کا انتظام" پڑھ کر سنائی اور تمام ذی حیثیت ممبرات کو اس میں شامل ہونے کی تاکید کی۔ آخر میں پابندیٔ اوقات پر نہایت موثر پیرائے میں تقریر فرمائی جس کا ممبرات پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار عابدہ سیکرٹری

تعلیم الاسلام کالج کا داخلہ انیس ۱۹ جون کو بند ہو رہا ہے

اس کالج کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو اگر وہ نہیں بھیجتا۔ اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی ایمان کی کمزوری کا مظاہرہ کرتا ہے"۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور دیکھیں کہ ہر وہ طالبعلم جو کالج کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اپنے کالج میں داخل ہو کر تعلیم حاصل کرے تا دین و دنیا ہر دو علوم سے حصہ لینے والا ہو۔

خاکسار مرزا ناصر احمد پرنسپل

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام

رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

احباب اس وقت اپنے لئے غلہ کا انتظام کر رہے ہونگے اور زمیندار غلہ اٹھا رہے ہونگے۔ اس وقت انہیں قادیان کے ان غرباء کو نہیں بھولنا چاہیئے جو دیار حبیبؐ میں تنگی کے ایام گزار رہے ہیں۔ ہمیں ان کیلئے اٹھارہ سو من غلہ یا پندرہ ہزار روپیہ چاہیئے۔ گزشتہ سال دوستوں نے غفلت سے کام لیا اور تین ہزار کے قریب قرض گزشتہ سال کا بھی ہم نے ادا کرنا ہے۔ گزشتہ سال دو سو من غلہ میں نے دیا تھا ایک سو من برادرم عبداللہ خان صاحب نے اور دو سو من عزیزم ملک عمر علی صاحب نے۔ کوئی سو من کے قریب غلہ ہمارے دوسرے رشتہ داروں نے دیا تھا کل چودہ سو من غلہ ہوا تھا۔ جس میں سے پانچ سو من غلہ ہمارے خاندان نے دیا۔ گو ہمارے لئے یہ خوشی کا موجب ہو مگر باقی جماعت کے لئے یہ سخت ندامت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ ایک خاندان کی امداد سے دگنا بھی باقی ساری جماعت نہ دے سکی۔ غرباء کا امن اور آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرف سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اس لئے میں اس سال خصوصیت سے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہر خاندان اپنے سالانہ غلہ کا چالیسواں حصہ اس مد میں ادا کرے۔ اور امراء حسب توفیق زیادہ رقم دیں اور زمیندار اپنی کل گندم کی پیداوار کا ۱/۴۰ غرباء کے لئے ادا کریں۔ امید ہے۔ کہ جماعت اس دفعہ اپنی سابقہ غفلت کا بھی ازالہ کریگی۔

والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

اخبار "الفضل" کے لئے ایڈیٹر کی ضرورت

ایسے محنتی مخلص گریجوایٹوں کی جو اردو ادب و سیاسیات میں دلچسپی رکھتے ہوں اور سلسلہ کے لٹریچر سے واقفیت رکھتے ہوں۔ درخواستیں مطلوب ہیں منتخب شدہ صاحب کو یونیورسٹی میں ایک سال تک جرنلزم کی تعلیم دلوائی جاویگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں مع تعلیمی اسناد بھجوائیں۔ (نظارت دعوت وتبلیغ)

ہونہار بچہ کی اچانک وفات

بیگم صاحبہ خان محمد خان صاحب ڈائرکٹر آف ایگریکلچر پاراچنار لکھتی ہیں۔ میرا چار سالہ لڑکا سلیم جو نہایت خوبصورت اور نہایت ہونہار تھا۔ ۲۷ مئی کو باغ میں موم بتیوں سے کھیلتا ہوا جل کر فوت ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ صبر اور شکر کی توفیق عطا کرے اور دو بچوں کو جن میں سے ایک چھ سال کا اور دوسرا تین ماہ کا ہے۔ لمبی عمریں عطا کرے۔ اور دین کے خادم بنائے۔ بیگم صاحبہ نے پچاس روپے یتیم خانہ کو ارسال کئے ہیں۔ اور ایک اخبار کسی مستحق کے نام جاری کرنے کے لئے لکھا ہے۔

شادی کی تقریب پر خطبہ نمبر کا اجراء

لفٹننٹ سید محمود احمد شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شادی کی تقریب پر ایک سال کیلئے ایک خطبہ نمبر "الفضل" جاری کرایا۔ جو میاں محمد بخش صاحب لاہور چھاؤنی کے نام جاری کیا گیا ہے۔ دوسرے اصحاب کو بھی اس قسم کے خوشی کے مواقع پر اسطرف توجہ کرنی چاہئیے۔

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم وتربیت

جماعت ہائے احمدیہ	ضلع	تواریخ روانگی وقیام
(۱) سیالکوٹ (۲) گھٹیالیاں (۳) داتہ زید کا (۴) ڈسکہ	سیالکوٹ	۱۱ تا ۱۹ مئی
میانی نانون	سیالکوٹ	۲۱، ۲۲ مئی
(۱) دوبیہ رائے (۲) شادیوال	گجرات	۲۳، ۲۶ مئی
گجو چک	گوجرانوالہ	۲۷، ۲۸ مئی

(ناظر تعلیم وتربیت)

درس الحدیث — از جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

کتاب الجہاد

(مرتبہ۔ منیر احمد صاحب ...)

باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام والنبوۃ۔ یہ باب اس بارے میں ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوت اسلام اور نبوت کے متعلق کیا طریق تھا۔ آپ غیر اقوام کو کس طرح تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ اس کے متعلق حضور کا کیا اسوہ تھا۔ اس مضمون کے بیان کرنے کے لئے حضرت امام بخاریؒ نے یہ عنوان باندھا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کا خلاصہ یہ تھا کہ خدائے واحد کی توحید کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے تمام انبیاء علیہم السلام ہمیشہ یہی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ اس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے۔ اسی لئے اس کو کلمۃ سواء بیننا وبینکم قرار دیا گیا ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح کیطرف تثلیث کی تعلیم منسوب کی ہے۔ انہوں نے غلطی کی ہے۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جری صحابی دحیہ کلبی کو خط دے کر بصریٰ (ملک شام کے شہر) کے حاکم کی طرف روانہ کیا۔ کیونکہ قیصر (شاہ روم) ان دنوں اس علاقہ میں آیا ہوا تھا۔ بادشاہ کی خدمت میں براہ راست خط پیش کرنے کا طریق نہ تھا۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے بھی اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے گورنر بصریٰ کی وساطت سے خط بھیجنا چاہا۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ قیصر کو ایرانیوں کی جنگ میں فتح نصیب ہوئی تو وہ اس کی خوشی اور شکرانہ کے طور پر حمص سے بیت المقدس تک پیدل چل کر آیا۔ یہ قیصر بہت نیک طینت اور دیندار تھا۔ اناجیل اور بائیبل کا بہت بڑا عالم تھا اور عیسائی مذہب کی اسے پوری واقفیت تھی۔ خوف خدا کو اپنے دل میں جگہ دیتا تھا۔ اور مخلوق کے لئے مہربان تھا۔

حضور کا یہ خط قیصر کو جب بیت المقدس میں پہنچا تو پڑھ کر کہنے لگا۔ کہ ہم اس شخص کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ کے حالات معلوم کرنے کے لئے کسی عربی شخص کو تلاش کرو۔ تاکہ صحیح حالات دریافت کئے جائیں۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان ان دنوں وہاں ہی تھے۔ قریش کے کچھ اور لوگ بھی تجارت کی غرض سے آپ کے ہمراہ گئے ہوئے تھے۔ (اس وقت وہ مسلمان نہ تھے) یہ واقعہ صلح حدیبیہ کے بعد کے زمانہ کا ہے۔ چنانچہ ابوسفیان خود بیان کرتے ہیں۔ کہ قیصر کے ایلچیوں نے بادشاہ کا پیغام ہمیں پہنچایا۔ اور ہم بیت المقدس میں گئے۔ قیصر مسند آراء تھے۔ دربار سجا ہوا تھا۔ سب بڑے بڑے درباری بیٹھے تھے قیصر کی یہ شان و شوکت دیکھ کر ہم پر رعب طاری ہو گیا۔ اور یہ معلوم کر کے بڑی حیرت ہوئی کہ اتنا جلیل القدر بادشاہ مکہ کے ایک شخص کے متعلق حالات دریافت کرنے کے لئے ہمیں طلب کرتا ہے۔ ترجمان کے ذریعہ دریافت کیا۔ کہ تم میں سے رشتہ داری کے لحاظ سے اس مدعی رسالت کے کون زیادہ قریب ہے ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ میں سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اور عبد مناف کی نسل میں سے کوئی اور شخص مجھ سے قریبی نہ تھا۔ قیصر نے مجھے اپنے قریب بلایا۔ اور باقی میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے صف میں کھڑا کر دیا۔ اور ان سے کہا کہ اگر یہ شخص جھوٹ بولے۔ تو اس کی تکذیب کرو۔

ابوسفیان اس وقت مسلمان نہ تھے۔ اور اسلامی اخلاق کا رنگ ابھی آپ پر نہ چڑھا تھا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر مجھے اپنے ساتھیوں کا ڈر نہ ہوتا۔ کہ وہ میرے جھوٹ بولنے پر لوگوں میں جا کر چرچا کرینگے۔ تو میں اپنے بیانات میں ضرور جھوٹ کی آمیزش کرتا۔ لیکن مجھے ڈر تھا۔ کہ عرب لوگ طبعاً آزاد رائے اور آزاد خیال واقع ہوئے ہیں۔ وہ میرا فوراً چرچا کرینگے۔ اس وجہ سے میں جھوٹ کہنے سے باز رہا۔ اور بادشاہ کے سوالات کے جوابات صحیح صحیح دیتا گیا۔ پہلا سوال قیصر نے یہ کیا۔ کہ وہ شخص جو تم میں دعوٰئے رسالت کرتا ہے۔ اس کا حسب نسب کیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اعلیٰ نسب ہے۔ نیک خاندان کا نیک اور عمدہ آدمی ہے۔ دوسرا سوال اس نے یہ کیا۔ کہ بتاؤ یہ دعوےٰ جو اس نے اب کیا ہے۔ اس کے ملک میں سے کبھی اور نے بھی کیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ تیسرا سوال یہ کیا۔ کہ بتاؤ دعوےٰ سے قبل بھی تم نے کبھی اسے متہم بالکذب کیا تھا۔ میں نے جواب دیا۔ کہ نہیں ہم نے کبھی بھی اسے اتہام نہیں لگایا۔ چوتھا سوال۔ کیا اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں کوئی بادشاہ نہیں ہوا۔ پھر پانچواں سوال یہ تھا کہ اس کے ماننے والے بڑے بڑے لوگ ہیں۔ یا کمزور ادنے اور غریب لوگ۔ میں نے کہا۔ کہ اس کے ماننے والے کمزور اور ضعیف لوگ ہیں۔ چھٹا سوال یہ تھا۔ کہ ان کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے۔ میں نے کہا واقعہ تو یہی ہے۔ کہ وہ روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ ساتواں سوال یہ تھا۔ کہ کیا کچھ لوگ ان میں سے دین سے ناراضگی کی وجہ سے مرتد بھی ہو جاتے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ میں انکار کے سوا اور کیا جواب دے سکتا تھا۔ کیونکہ ہم لوگ مکہ میں آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح کی تکالیف کا نشانہ بنائے رکھتے تھے۔ مگر آلام و مصائب کے پہاڑ گر جانے پر بھی وہ لوگ اسلام کو ترک نہ کرتے تھے۔ اس لئے میں نے کہا کہ نہیں ان میں سے دین سے ناراضگی کے باعث تو کوئی مرتد نہیں ہوتا۔ آٹھواں سوال یہ تھا۔ کہ کیا وہ مدعی نبوت کوئی عہد باندھ لینے کے بعد اس میں بدعہدی بھی کرتے ہیں؟ میں نے کہا۔ کہ میرا مشاہدہ ہے۔ کہ اس وقت تک اس شخص نے بدعہدی نہیں کی۔ اب ایک نیا معاہدہ اُن سے ہوا ہے۔ اب دیکھیں اس کو نبھاتے ہیں کہ نہیں۔

قیصر روم نہایت زیرک اور دانا آدمی تھا۔ اس نے جو سوالات کئے۔ وہ نبوت کو پرکھنے کے لئے کافی تھے۔ ابوسفیان کہتے ہیں۔ کہ مجھے ان جوابات میں کوئی موقعہ نہ ملا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق پر نکتہ چینی کروں۔ سوائے اس کلمہ کے کہ میں نے کہا نبھانے کا خطرہ ہے اور اب تازہ معاہدہ کے بارے میں خطرہ ہے۔

نواں سوال یہ تھا کہ کیا تمہاری ان سے کوئی جنگ ہوئی ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہاں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ اس نے کہا لڑائی میں کیا حال رہا۔ میں نے کہا کہ کانٹے دار مقابلہ رہا۔ لڑائی میں کبھی ہمارا پلہ بھاری ہو جاتا ہے کبھی ان کا۔ دسواں سوال بادشاہ نے یہ پوچھا کہ وہ تم کو تعلیم کیا دیتا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ ہمیں کہتے ہیں۔ کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور ہمیں آباؤ اجداد کے معبودوں کی عبادت سے منع کرتے ہیں۔ ہمیں نماز، صدقہ، پرہیزگاری، ہمدردی، وفائے عہد اور امانت کا حکم دیتے ہیں۔ (باقی)

بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانیوں سے ہوتی ہے

تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارھویں سال اور دفتر دوم کے سال اول کی ادائیگی میں کئی بڑی بڑی جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ وہ پچاس فیصدی سے بھی پیچھے ہیں۔ اور ترجمۃ القرآن میں بھی بعض بڑی جماعتیں کی وصولی پچاس فی صدی یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ حالانکہ وقت کے لحاظ سے تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کی وصولی کم سے کم ستر۔ اسّی فیصدی سے اوپر ہو جانی چاہیئے تھی۔ جماعتوں اور افراد کو حضور ایدہ اللہ کا یکم جون کا خطبہ جو ۱۴ جون کے "اخبار الفضل" میں شائع ہوا پہنچ چکا ہے۔ اور جماعتیں اور افراد کوشاں ہیں۔ کہ وہ اپنے وعدوں کی تکمیل جلد سے جلد کریں۔ احباب کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ حضور کے اس خطبہ کی تعمیل میں ابتداء وعدہ سو فیصدی پورا کرنے والوں کی پہلی فہرست حضور کی خدمت میں ۳۰ جون کو پیش ہوگی۔ آپ اس فہرست میں آنے کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت اور اس کے افراد حضور کے ارشاد ذیل کو یاد رکھیں۔ "کتنی بڑی جماعتیں پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھلانی چاہئیں"۔

"ہزار ہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں۔ جو بسا اوقات چندہ کے لئے فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور اس تنگی کے باوجود اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ خدا کا قرض اس لئے ہے کہ ادا کر دیا جائے، درحقیقت

ایک بہائی کے اعتراض کا جواب

حضرت مسیح موعودؑ سے پہلے کسی نے مسیح نبی اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا

عبد الصمد صاحب بہائی نے اپنی کتاب "دین بہائی اور قادیانؔ" میں بہت شد و مد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی متعدد کتب میں یہ لکھا ہے۔ کہ میرے سوا کوئی مدعی نہیں ہوا۔ حالانکہ آپ اپنی کتاب پیغام احمدؐ (لیکچر لاہور) میں ایک مدعی کا پتہ دے رہے ہیں۔ اس اعتراض کی بناء حضور علیہ السلام کی اس عبارت پر رکھی گئی ہے۔ کہ "پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی ہوتے تھے مگر جھوٹا ہمیشہ بعد میں ہوتا ہے۔ سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر اس کی ریس کر کے جھوٹے نبی نکل کھڑے ہوتے ہیں ہمارے دعویٰ سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح الہام پا کر مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ مگر ہمارے دعویٰ کے بعد چراغ الدین اور عبد الحکیم اور کئی ایک دوسرے [illegible] ہوئے ہیں۔" (اخبار بدر قادیان جلد نمبر ۶ یکم اگست ۱۹۰۷ء) نیز اس عبارت سے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بہاء اللہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے ہوا ہے اس لئے اس اصول کے مطابق وہ صادق تھا۔ مگر یہ دعویٰ بدیں وجوہ غلط ثابت ہے۔

اوّل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت میں مذکورہ قاعدہ ہر قسم کے دعویٰ کے مدعی کے لئے نہیں ہے بلکہ مدعیان نبوت سے خاص ہے۔ جو دو طور سے ثابت ہے۔

اول یہ کہ اخبار بدر جلد ۶ یکم اگست ۱۹۰۷ء میں در اصل یہ الفاظ ہیں "جھوٹا نبی ہمیشہ بعد میں ہوتا ہے" مگر چھاپہ میں نبی کا لفظ اڑ گیا ہے۔ کیونکہ وہاں پر لفظ نبی کی جگہ خالی ہے۔ یعنی "جھوٹا" اور "ہمیشہ" کے درمیان جگہ خالی ہے۔ اور لفظ نبی کا نقطہ اب تک موجود ہے۔ دوم مذکورہ دلیل کو اگر بالفرض نہ تسلیم کیا جاوے تو بھی سیاق و سباق سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قاعدہ اس عبارت میں حضور علیہ السلام انبیاء سے خاص قرار دے رہے ہیں۔ جیسا کہ حضور نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جھوٹے نبیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے۔ انہوں نے حضور کے دعویٰ نبوت کو دیکھ کر نبوت کا دعویٰ کیا اور ریس کی اور تباہ ہو گئے پھر حضور نے اپنے دعویٰ کے بعد دو مدعیان نبوت کا ذکر کیا ہے۔ یعنی چراغ الدین جمونی اور عبد الحکیم پٹیالوی کا اور ان دونوں نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا تھا چنانچہ چراغ الدین جمونی اپنے آپ کو مسیح قرار دیتا ہے۔ جس کی نسبت احادیث میں صاف طور پر نبی کا لفظ آتا ہے۔ چنانچہ وہ مباہلہ کی دعا میں لکھتا ہے۔

"اب اے میرے خدا میں تیری بارگاہ تقدس و تعالیٰ میں نہایت عجز اور انکسار تضرع و ابتہال کے ساتھ مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ تو جانتا ہے۔ میں وہی شخص ہوں جس کو تو نے بلا کسی استحقاق محض اپنے فضل و کرم سے اپنی مشیت اور ارادہ کے مطابق جو ازل ہی سے مقرر کیا گیا تھا اپنے مقدس اور سچے دین اسلام کی خدمت اور نصرت کے لئے اہل دنیا میں سے چن لیا اور اس کام کے واسطے مخصوص کیا ہے۔ اور تو نے ہی میرے ہاتھ سے وہ روحانی منارہ جس پر نزول ابن مریم مقدر تھا تیار کرا دیا ہے۔ اور تو نے ہی مجھے نزول عیسیٰ کی منادی کرنے اور نصاریٰ پر حجت اسلام ثابت کرنے کی خدمت پر مقرر فرمایا ہے۔ اور تو نے مجھے اپنی رحمت کے خزانہ سے وہ علم بخشا ہے۔ جس سے نصاریٰ و اہل اسلام یا قرآن و انجیل کا باہمی اختلاف دور ہو کر اتحاد اور موافقت پیدا ہو سکتی ہے۔ ہاں وہ نزول ابن مریم کا روحانی راز تھا جو مدت ہائے دراز سے اہل دنیا پر پوشیدہ رہا اور خاص اس زمانہ کے لئے ودیعت کیا گیا تھا اور اسی سے تو اب اپنی مخلوق پر حجت اسلام ثابت کریگا اور اسلام کو کل دینوں پر غالب کر دیگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۵)

اسی طرح دافع البلاء صفحہ ۱۹ میں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اب جو رات اسی شخص چراغدین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلہ اور اسلام کے مضر ہے۔ اور سر سے لیکر پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم"۔

پھر عبد الحکیم بھی رسالت و نبوت کا مدعی تھا چنانچہ اس نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک خط ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء کا لکھا ہوا بھیجا جو الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۷ء نمبر ۲۶ جلد ۱۱ میں شائع شدہ ہے اس میں اس نے اپنے مندرجہ ذیل الہامات لکھے ہیں اور اپنے مسیح اور مرسل ہونے کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔ کہ مجھے یہ الہام ہوئے ہیں۔ انا ارسلناک الا رحمۃ للعالمین انک لمن المرسلین انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم۔ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان فرمودہ قاعدہ انبیاء سے مخصوص ہے۔ ہر مدعی اس میں شامل نہیں ہو سکتا اور بہاء اللہ مدعی نبوت نہ تھا اس لئے وہ اس قاعدہ سے باہر ہے۔

دوم اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریس کر کے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تھا اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریس کر کے چراغ دین جمونی نے اور عبد الحکیم نے جھوٹا الہام پا کر دعویٰ مسیحیت و نبوت کیا اور صادقین نے پہلے اور کاذبین نے بعد میں کیا اور اسی نوعیت کا دعویٰ کیا جس نوعیت کا سچے مدعیوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ چونکہ بہاء اللہ کا دعویٰ اس نوعیت کا نہیں جس نوعیت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا اس لئے اس لحاظ سے یہ قاعدہ بہاء اللہ صاحب پر نہیں لگ سکتا کیونکہ اوّل بہاء اللہ صاحب مدعی الہام نہ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام کے مدعی تھے۔

دوم بہاء اللہ صاحب ایسے مسیح ہونے کے مدعی تھے جس میں الوہیت پائی جاتی ہے جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے وہ صرف عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں قل یا ملاء الانجیل قد فتح باب السماء واتی من صعد الیہا وانہ ینادی فی البر والبحر ویبشر الکل بہذا الظہور الذی بہ نطق العظمۃ قد اتی الوعد وہذا ہو الموعود (کتاب اقدس صفحہ ۲۷)

کہ اے انجیل والو آسمان کا دروازہ کھل گیا اور وہ آ گیا جو اس کی طرف چڑھ گیا تھا اور وہ خشکی اور تری میں منادی کرتا اور سب کو اس ظہور کی جس کے باعث عظمت گویا ہوئی بشارت دے رہا ہے کہ وعدہ پورا ہوا اور وہ موعود یہی ہے۔ پس چونکہ عیسائی بھی الوہیت مسیح کے قائل ہیں۔ اور بہاء اللہ صاحب بھی اپنی الوہیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لئے وہ اس مسیحیت کے مدعی نہیں جس مسیحیت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی ہیں۔ اور جب بہاء اللہ صاحب کا دعویٰ اور ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اور تو وہ اس قاعدہ میں کیونکر آ سکتا ہے۔ پس جب کسی کا یہ دعویٰ ثابت نہیں تو حضور کا یہ فرمانا کہ میرے سوا کسی نے مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بالکل درست ہے۔ اور عین صداقت ہے۔ اور معترض کا اعتراض محض بے سود وھو المراد

(خاکسار صدر الدین واقف زندگی)

"میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی طرح فرمانبرداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔"

(فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ملتان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

احرار کی فتنہ انگیزی اور غلط بیانی

آریوں کے جواب میں جماعت احمدیہ نے جو جلسہ منعقد کیا۔ اس میں احرار کی فتنہ پردازی کو مسلمانوں نے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ اور کئی ایک نے ان کی بدزبانی اور سنگ باری پر زور سے اظہار نفرت کیا۔ اور بعض تو احراریوں کی ان حرکات کو برداشت نہ کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چونکہ ہماری طرف سے باوجود گالیاں اور پتھر کھانے کے احمدیوں کو روکا جا رہا تھا۔ جس کا اثر ان شریف مسلمانوں پر تھا۔ اور انہوں نے بھی بے حد صبر سے کام لیا۔ وگرنہ بہت ممکن تھا۔ کہ بڑا فساد ہو جاتا۔ کیونکہ عام مسلمانوں میں ہمارے خلاف نہیں بلکہ احرار کے خلاف اشتعال پیدا ہو گیا تھا۔ اور ان میں سے کئی ایک نے کہا۔ کہ یہ احراری تو آریوں کے ایجنٹ ثابت ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اعتراضات کا تو کوئی جواب نہیں دیتے۔ اور نہ دے سکتے ہیں۔ اور جواب دینے والوں سے فساد کرنے کی غرض سے آ گئے ہیں۔ اتنے میں ایک پولیس افسر صاحب ظاہر ہوئے۔ بس پھر کیا تھا۔ احراری مجاہدوں کے وہ نعرے اور جوش سب ختم ہو گیا۔ پولیس افسر نے احرار کو ایسی حرکات سے باز رہنے کی ہدایت کی۔ اور جب احرار نے معمولی اصرار کیا۔ تو پولیس افسر نے کہا۔ میں تم سب کا چالان کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ فساد کرنے والوں میں سے کئی ایک کا نام اور پتہ نوٹ کر چکے تھے۔ اس پر میں نے علانیہ طور پر پولیس افسر صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یہ ہمارے بھولے ہوئے بھائی ہیں۔ ہماری تو یہ ہرگز خواہش نہیں۔ کہ ان کا چالان ہو۔ کیا احرار بتا سکتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کے نام پولیس افسر نے لکھے تھے۔ وہ آپ لوگ احراری ہی تھے۔ یا اہل محلہ کے مسلمانوں میں سے بھی کوئی تھا۔ یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ کہ شرارت تو خود کریں۔ اور منسوب عام مسلمانوں کی طرف کریں۔ ہمارے اس اظہار پر کہ ہم احرار کا چالان نہیں چاہتے۔ عام مسلمانوں نے احرار کو مزید لعنت ملامت کی اور وہ وہاں سے چلے گئے۔ چونکہ جلسہ تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ دوسرے دن کے لئے اعلان کر دیا گیا۔ یہ غلط ہے۔ کہ پولیس افسر نے ہمیں جلسہ نہ کرنے کی تنبیہہ کی۔ صرف یہ کہا۔ کہ جلسہ گاہ کے باہر جو کنٹونمنٹ کی سڑک ہے۔ اس پر کرسیاں اور دریاں وغیرہ بچھانے کی اجازت لینی چاہیئے۔ چنانچہ یہ اجازت لے لی گئی۔

دوسرے دن ۲۷ر مئی کو ان احرار نے صبح سے ہی اہل محلہ میں کوشش شروع کی۔ کہ جلسہ گاہ کی ملحقہ مسجد میں احرار کو شور مچانے کی اجازت دی جائے۔ لیکن منتظمان مسجد نے باوجود احمدیت کے سخت مخالف ہونے کے انکار کر دیا۔ احرار رات کو پھر پہلے سے زیادہ جمعیت لے کر آئے۔ مگر ناکام رہے۔ اور ہمارا جلسہ کامیابی سے ختم ہوا!

اس دن کا ایک واقعہ قابل ذکر یہ ہے۔ کہ جناب مہاشہ محمد عمر صاحب آریہ سماج کے اعتراضات کے جواب اور اسلام کی صداقت بیان کر رہے تھے۔ کہ مجھے پولیس افسر صاحب نے کہا۔ چونکہ آج آریہ سماج کا جلسہ چھاؤنی میں ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ بجائے اس موضوع کے کسی اور موضوع پر آج تقریر کرا لیں۔ اس پر مجھے تعجب ہوا۔ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر مولوی محمد علی احراری ملتان سے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نہایت ہی گندی تقریریں کرے۔ مگر وہاں کوئی قانون حرکت میں نہ آئے۔ مگر یہاں ہمیں یہ مشورہ دیا جا رہا ہے۔ کہ چھاؤنی میں آریہ سماج کا جلسہ ہو رہا ہے۔ آپ آج ان کے اعتراضات کے جواب نہ دیں۔ حالانکہ مہاشہ صاحب نہایت محبت بھرے الفاظ میں اور علمی طور پر ان کے جواب دے رہے تھے۔ تاہم میں نے ان کے مشورہ کو قبول کرتے ہوئے مہاشہ صاحب کا لیکچر ختم کرا دیا۔ اور گیانی صاحب سے اور موضوع پر تقریر کرائی۔ احرار کی طرف سے ۳۰ر مئی کے زمیندار میں یہ بھی غلط لکھا ہے۔ کہ یہ جلسہ صرف احمدی افسروں کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ جلسے پچھلے سال سے شروع ہیں۔ میں احرار سے پوچھتا ہوں۔ کہ ان پچھلے دنوں کے جلسوں کے وقت یہاں کون احمدی افسر تھے۔ اور پھر آج سے نہیں۔ بلکہ جب سے جماعت احمدیہ ملتان قائم ہوئی ہے۔ سینکڑوں عظیم الشان جلسے ہو چکے ہیں۔ اس وقت کونسے احمدی افسر ہوتے تھے۔ اور مزید یہ کہ احمدی افسروں کی وجہ سے جو جلسے کئے جائیں۔ ان کا نتیجہ یہی ہوا کرتا ہے۔ کہ احراری گالیاں دیں۔ اور اینٹیں ماریں۔ جس سے احمدی زخمی ہوں۔

تیسرے روز ۲۸/۵/۳۵ کو پھر جلسہ جب اعلان شروع ہوا۔ تو احرار نے یہ کوشش بھی کی۔ چھاؤنی میں جلسہ کریں۔ مگر ناکامی ہوئی۔ تو ساتھ والی مسجد میں پھر شور مچانے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ منتظمین مسجد نے وہاں سے نکال دیا۔ پھر ارد گرد کے راستوں پر جا کھڑے ہوئے۔ کہ لوگ جلسہ میں شریک نہ ہوں۔ لیکن کثرت سے لوگ شریک ہوئے۔ آخر احرار بھی تھک کر جلسہ میں ہی آ بیٹھے۔ اور ان لوگوں میں سے ہی بعض نے دوسرے دن اس بات کا اظہار کیا۔ کہ یہ جلسہ تو ہمارے لئے بھی سننا ضروری تھا۔ اور ہم نے خوب سنا۔ احرار کو معلوم ہو۔ یہ جلسہ ظاہری طور پر ہی کامیاب نہیں ہوا۔ بلکہ احرار کے خلاف نفرت اور ہمارے ساتھ محبت عام لوگوں میں پیدا ہوئی۔ اور مخالف غیر احمدی میرے پاس مولوی صاحبان کی دعوت کرنے کے لئے آئے۔ یہ بھی بتا دوں۔ کہ بعض لوگ اس بات کی تیاری کر رہے ہیں۔ کہ ہم خود قادیان سے ان کو بلا کر ان کے لیکچر کرائیں گے۔ کیونکہ احرار کی اسلام دشمنی نمایاں ہو چکی ہے۔ یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ ایک ہیں سے کئی ایک تعلیم یافتہ اور شریف احمدیت کے قریب آ چکے ہیں۔ چنانچہ ۲۹/۵/۳۵ کو ملتان کے نہایت معزز خاندان کا ایک نوجوان جو ایک عرصہ سے احمدیت کی تحقیق کر رہا تھا۔ احمدیت میں داخل ہوا۔ الحمد للہ۔

آخری دن کے جلسہ کی مختصر سی روئیداد یہ ہے۔ کہ مہاشہ محمد عمر صاحب نے اپنی تقریر میں جب یہ مطالبہ کیا۔ کہ ویدوں میں کوئی ایسا منتر نہیں۔ جس سے موجودہ تناسخ ثابت ہو سکے۔ تو جلسہ گاہ میں میرے ایک آریہ دوست جو سماج کے لیکچرار ہیں۔ کہا۔ کہ ایسے منتر ہیں۔ میں نے انہیں سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ اور کہا۔ کہ آپ آزادی سے احمدیہ سٹیج پر منتر پیش کر سکتے ہیں۔ آریہ لیکچرار نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خیالات کو پیش کیا۔ جس کے بعد مہاشہ محمد عمر صاحب نے جوابات دینے کے بعد تقریر ختم کی۔ اس کے بعد گیانی واحد حسین صاحب نے "شان اسلام کے تعلقات سکھ گوروؤں سے" کے موضوع پر تقریر کی۔ جو رات کے ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ پبلک جو ہندوؤں۔ سکھ او مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ نہایت غور اور توجہ سے آخر وقت تک سنتی رہی۔ آخر میں بعض لوگوں نے دوسرے دن کے لئے بھی جلسہ جاری رکھنے کا مطالبہ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تقریر کا تمام لوگوں پر خاص اثر تھا۔ شیخ فضل الرحمن اختر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان۔

خریداران ریویو آف ریلیجنز ــــ تبدیلی ایڈریس

بعض احباب جو رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو یا انگریزی کے خریدار ہیں۔ اپنے پتہ کی تبدیلی کی اطلاع دفتر میں نہیں دیتے۔ اسکی وجہ سے ان کا پرچہ سابقہ پتے پر ہی بھیجا جاتا ہے۔ انکو نہیں پہنچتا۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ خریداران رسالہ جب ایک جگہ سے تبدیل ہو کر دوسری جگہ جاویں۔ یا کسی اور وجہ سے ان کے پتے میں تبدیلی واقع ہو۔ تو دفتر ہذا کو ضرور مطلع فرما دیا کریں۔ ورنہ رسالہ ان کے نام جاری بھی رہتا ہے اور انہیں پہنچتا بھی نہیں۔ کیونکہ ایسی صورتوں میں دوسرے سرے پر رسالہ کوئی نہ کوئی آدمی لے لیتا ہے۔ یا ضائع کر دیتا ہے۔ اور دفتر کو پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ رسالہ خریدار کو نہیں پہنچ رہا۔ کبھی وی۔ پی کیا جائے۔ یا اور کوئی ایسی صورت ہو۔ تب جا کر دفتر کو علم ہوتا ہے۔ اردو رسالہ قادیان سے ہر مہینہ کی یکم تاریخ کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اور انگریزی رسالہ ہر ماہ کی دس تاریخ کو۔ اگر کسی دوست کو رسالہ نہ پہنچے۔ تو انہیں چاہیئے کہ ہفتہ کے اندر اندر دفتر کو اطلاع دے دیں۔ تاکہ انہیں دوبارہ رسالہ بھیجا جا سکے۔ اور ڈاکخانہ یا دفتر کے نقص کی بر وقت اصلاح کی جا سکے۔

مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام اندرون ہند کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت!

مشرقی بنگال

سید اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ بنگال یکم سے ۱۵ مئی تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں اس عرصہ میں چار تقریریں کی گئیں۔ جن میں احمدی اور غیر احمدی کثرت سے شامل ہوئے دو مقامات کا دورہ کیا گیا۔ پانچ ممبران مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کو نماز با ترجمہ کا سبق دیا۔ دو غیر احمدی کالجیٹ کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔ وصیت کرنے کی خاطر خاص طور پر تحریک کی گئی۔ وقف ایام برائے تبلیغ کی لسٹیں تیار کیں۔ ایک خاتون بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئی۔

ٹراونکور و مالابار

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری اپنی رپورٹ ۱۵ سے ۲۱ مئی تک میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بیمار رہا جس کی وجہ سے زیادہ کام نہ کر سکا۔ کروناگاپلی میں خطبہ جمعہ پڑھا اور نصائح کیں۔ سات افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ دو مقامات کا دورہ کیا۔ کالی کٹ کے ٹاؤن ہال میں ایک مختصر سی تقریر کی۔ خدا کے فضل و رحم سے ایک صاحب بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔

صوبہ سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ مئی کے آخری ہفتہ کی تبلیغی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں۔ اس عرصہ میں ۲۳ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چار مقامات کا دورہ کیا۔ اور دو لیکچر دیئے۔ قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔ وقف جائداد چندہ ترجمۃ القرآن کی تحریک کی گئی۔ تنظیم جماعت کی کوشش کی۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے ساتھ تین کس بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

بہار اڑیسہ

مولوی عبدالغفور صاحب اپنی رپورٹ ۱۶ سے ۳۱ مئی میں لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کرولاپلی کی نئی مسجد کے افتتاح کے لئے جلسہ کیا گیا۔ جس میں ریاست کے دیوان اور دیگر معززین کو مدعو کیا گیا۔ پریذیڈنٹ جماعت قمر علی صاحب نے ایڈریس پڑھتے ہوئے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ مسجد کا افتتاح کروں اور دعا کروں چنانچہ میں نے دعائیں کرتے ہوئے افتتاح کیا۔ اور ماندر جاکر احباب سمیت دعا کی۔ اس کے بعد دیوان صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ خاکسار نے احمدیت کیا ہے کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مسجد سے ہم کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد صاحب صدر دیوان صاحب نے کہا کہ مجھے علم نہ تھا کہ ایسے اچھے جلسہ میں صدر ہونے والا ہوں یہ میرے لئے بھی خوش قسمتی ہے کہ مجھے ایسے مبارک جلسہ کا صدر بنایا گیا اس کے بعد دیوان صاحب و دیگر عہدیداران نے ایک ہی دسترخوان پر ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔ دوسرے دن کے جلسہ میں بھی تقاریر کی گئیں اور سوال و جواب کا بھی موقع دیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ دوسرے دن جماعت کا جلسہ ہوا اس میں تربیتی لیکچر دیا۔ بنگال کی جماعت میں خطبہ جمعہ پڑھا گیا بہت سے اور مقامات کا دورہ کر کے تبلیغ کی گئی جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوتا رہا۔ ایک سفر میں موٹر ڈرائیور نے حملہ کر دیا بعض شریر اس کا ساتھ دے رہے تھے۔ اس علاقہ میں آجکل مخالفت بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

میانی نانوں

منشی اسداللہ ظفر (بشیر محمد) صاحب اپنی رپورٹ ۱۶ سے ۳۱ مئی میں لکھتے ہیں کہ اس عرصہ میں چار لیکچر دیئے۔ اس میں احمدی و غیر احمدی کثرت سے شامل ہوتے رہے۔ ۸۰ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۲۶ میل سفر کر کے چھ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ درس دیتا رہا۔ چندہ کی تحریک کی تین افراد نے بیعت کی۔

کشمیر

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر ۱۵ سے ۳۱ مئی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ علاقہ کرناہ میں ایک ہزاروی مولوی سے مسئلہ اجرائے نبوت پر مکالمہ ہوا۔ مسجد احمدیہ بیچہ مرگ میں خطبات جمعہ پڑھے صداقت عقائد سلسلہ پر دو تقریریں کیں۔ پانچ مواضعات کا دورہ کیا۔ اور مجلسی و انفرادی تبلیغ کے ذریعہ ان مقامات کے ۱۳۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا مسجد احمدیہ بیچہ مرگ میں روزانہ درس دیتا رہا افراد جماعت کو نماز با ترجمہ یاد کراتا رہا۔ ۱۲ طالب علم جو مختلف مدارس کے ہیں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ تحریک وقف ایام کے سلسلہ میں جماعت آسنور کو تحریک کی گئی مری اس تحریک پر وہاں کے ۳۰ دوستوں نے وقف ایام کا وعدہ کیا گیا۔ بیچہ مرگ کے سات دوستوں نے پندرہ پندرہ دن کا وعدہ کیا۔ ایک صاحب نے بیعت کی۔ مسجد احمدیہ بیچہ مرگ کا صحن نہ تھا۔ دو زمینداروں سے کچھ زمین حاصل کی اور صحن بنایا گیا۔

چک دھیدہ میں جلسہ

خاکسار یکم جون کو چک دھیدہ ضلع شیخوپورہ گیا۔ وہاں جلسہ کیا گیا۔ اس میں خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے ہندو سکھ کتب تقریباً دو گھنٹہ بیان کی۔ خدا کے فضل و کرم سے یہ لیکچر پسند کیا گیا۔ اس جلسہ میں گاؤں کے غیر احمدی احباب بھی بکثرت شامل ہوئے۔ ڈاکٹر ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا نے عیسائیوں سے الوہیت مسیح پر مناظرہ کیا۔ یہ مناظرہ بھی کامیاب رہا۔ عیسائی مناظر نے ترش کلامی سے کام لیا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے نرمی سے سمجھایا بعد میں عیسائی مناظر نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔

میانی ڈوگراں میں جلسہ

خاکسار معہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا۔ چک دھیدہ سے میانی ڈوگراں گئے۔ وہاں ۴-۵ جون کو پبلک جلسے کئے گئے۔ جن میں مقامی لوگوں کے علاوہ اردگرد کے دیہات کے غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ دو دن کے جلسوں میں خاکسار نے چھ تقریریں کیں۔ جو مختلف مضامین پر تھیں۔ مقامی اور دوسرے دیہات کے بعض ہندو سکھ اصحاب بھی تشریف لائے خدا کے فضل و کرم سے تین افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ایک سکھ دوست سے جو اس علاقہ کے مشہور آدمی ہیں تبادلہ خیالات ہوا۔

ویرووال میں تبلیغی جلسہ

ویرووال ضلع امرتسر میں ۲-۳ جون کو سالانہ جلسہ پر جماعت احمدیہ نے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر کے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے خصوصی مسائل بیان کئے تین لیکچر مولوی محمد حسین صاحب نے اور تین گیانی واحد حسین صاحب نے دیئے۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر نے بھی تقریر کی سید سہاول شاہ صاحب نے بیعت کی شرائط پر تقریر کی۔ منشی بشارت اللہ صاحب اپنی نظموں سے محظوظ کرتے رہے۔

(گیانی عباداللہ)

حلقہ جوڑا ضلع لاہور

رحیم بخش صاحب سندر گڑھی دیہاتی مبلغ اپنی رپورٹ یکم جون سے ۱۶ جون میں تحریر کرتے ہیں کہ اس عرصہ میں ۳۰ میل سفر کر کے ۱۵ دیہات کا دورہ کیا۔ یکم جون کو موضع چھیبہ میں ایک مولوی صاحب کے ساتھ چوہدری احمد الدین صاحب کی صدارت میں اجرائے نبوت پر چار گھنٹے تک مناظرہ کیا۔ جس میں حاضری کافی تھی۔ ایک لیکچر ایک شادی کے موقع پر عورتوں میں دیا۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دو گھنٹہ تقریر کی۔ اس کے علاوہ دو لیکچر اور دیئے۔ درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ چندہ منارۃ المسیح اور دیگر چندوں کی تحریک کی گئی تین افراد کو تبلیغی نوٹ لکھائے۔ اور تبلیغ کے لئے تیار کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں تین احباب نے بیعت کی۔ ان میں سے چوہدری عمر الدین صاحب نمبردار اور احمد الدین صاحب با اثر آدمی ہیں اور تبلیغی کاموں میں خوب حصہ لیتے ہیں۔

چارسدہ

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اپنی رپورٹ ۲۱ مئی سے ۲۸ مئی میں لکھتے ہیں تحصیل چارسدہ کے مختلف دیہات کا تبلیغی دورہ بمعیت خان محمد اکرم خان صاحب بی۔ اے کیا۔ خان صاحب موصوف نے اس علاقہ کے ۱۵ خوانین سے ملاقاتیں کرائیں جن کو احمدیت کا پیغام دیا گیا۔ ان میں سے بعض نے لٹریچر پڑھنے اور بعض نے قادیان آنے اور غور و فکر کرنے کا وعدہ کیا۔ اس دوران میں ایک تربیتی لیکچر تعاون باہمی اور اتحاد پر دیا۔ اور ایک تبلیغی لیکچر دیا۔ سرڈھیری تحصیل چارسدہ میں بعض معززین کو تبلیغ احمدیت کی گئی اور لٹریچر دیا۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق اعلان

سپرنٹنڈنٹ صاحب احمدیہ ہوسٹل لاہور نے ایک چٹھی طلباء ہوسٹل کے سرپرستوں کے نام روانہ کی ہے جس میں ان سے مودبانہ درخواست کی ہے کہ وہ اس امر میں ان سے تعاون فرماویں کہ وہ طلباء کے پاس ہوسٹل میں مہمان کے طور پر نہ ٹھہرا کریں کیونکہ اس سے دوسرے طلباء کی پڑھائی میں سخت حرج واقع ہوتا ہے۔ نظارت کو پوری توقع ہے کہ سب سرپرست صاحبان سپرنٹنڈنٹ صاحب کی اس معاملہ میں ہر طرح امداد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۸۴۳۶ منکہ امیر بیگم احمدی ولد محمد یار راجہ محمد اشرف صاحب قوم جنجوعہ راجپوت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ملوٹ ڈاک خانہ ڈولال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۷۰۰/- (۲) کانٹے دو جوڑی وزنی ۲½ تولہ (۳) انگشتری طلائی ۳ عدد ۱½ تولہ (۴) کلپ ایک جوڑی ایک تولہ (۵) سنگار پٹی طلائی ۴ تولہ (۶) لاکٹ طلائی ۲ تولہ (۷) گھڑی جوڑی ۴ تولہ۔ مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اسکی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ۔ امیر بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ راجہ محمد اشرف خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد اللہ خان جہلی پور

نمبر ۸۴۴۱ منکہ امۃ السلام زوجہ افتخار رسول شیخ قوم شیخ قانون گو عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۴۵ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند (۲) زیور طلائی وزنی ۹ ماشے زیور نقرئی ۱۵ تولہ (۳) میرا خاوند مجھے دس روپے ماہوار دیتا ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ السلام بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد:۔ افتخار رسول خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۴۲ منکہ افتخار رسول شیخ ولد شیخ سردار محمد صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ مبلغ پچاس روپے اور ۴۱ روپے الاؤنس ہے کل ۹۱ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد افتخار رسول شیخ گارڈ جنید جنکشن گواہ شد:۔ شہاب الدین بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۵۵ منکہ غلام قادر نمبردار ولد چوہدری عبد اللہ خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مربعہ سالم اراضی واقع چک ۵/۴-L اور ایک تہائی مربعہ اراضی واقعہ چک ۴۷/۱۲-L اور نصف مربع اراضی چک ۲۴/۲-R تحصیل اوکاڑہ میں ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام قادر نمبردار اوکاڑہ موصی۔ گواہ شد مسعود احمد باجوہ پسر موصی۔ گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۶۲ منکہ حمیدہ بیگم زوجہ مولوی محمد صدیق صاحب انصاری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ تین صد روپیہ مہر جو بذمہ خاوند ہے۔ پاؤں کی چھیاں نقرئی جو تقریباً ۱۲ تولہ وزن میں ہیں۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی + الامۃ:۔ حمیدہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ حکیم عطاء الرحمٰن برادر موصی۔ گواہ شد۔ علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ چوہدری الطاف حسین ایف اے کلاس ٹی۔ آئی کالج قادیان

نمبر خریداری کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کرسکتا۔ (مینیجر)

آپ کے فائدہ کی بات

جن احباب کی قیمت ۳۰ جون ۱۹۴۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام وی پی ارسال کئے جا رہے ہیں ان کا فرض ہے کہ جس طرح بھی ہو۔ وی پی وصول کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ انکار کر کے وہ جہاں الفضل کو مالی نقصان پہنچائیں۔ وہاں وہ خود بہت بڑے روحانی فوائد سے محروم ہو جائیں۔ جو یہ پرچہ روزانہ ان تک پہنچاتا ہے۔ (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ جون۔ آسٹریلیا کے قائم مقام وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی دستے شمالی برطانوی بورنیو میں اتر گئے ہیں۔ اس علاقہ میں اتحادی ہوائی اور سمندری جہاز جاپانی ٹھکانوں اور چوکیوں پر مسلسل ایک ہفتے سے گولہ باری کر رہے ہیں۔ شمالی بورنیو پر جاپانیوں کا قبضہ ساڑھے تین سال سے ہے۔ یہ دنیا میں سب سے بڑا جزیرہ ہے۔

واشنگٹن ۱۱ جون۔ اوکی ناوا میں جاپانی فوجیں بڑی سختی سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ اس شدید مزاحمت کے باوجود امریکن فوج ایک ہزار گز اور آگے بڑھ گئی۔

واشنگٹن ۱۱ جون۔ منڈاناؤ میں دو اور جگہوں کو اتحادیوں نے آزاد کرا لیا ہے۔ ان میں سے ایک دباؤ سے ۲۰ میل دور ہے۔

لنڈن ۱۱ جون۔ اتحادی جہاز چین کے سمندری کنارے پر حملے کر رہے ہیں۔ جن کی گولہ باری سے کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ شعلے ۶۰ میل دور سے دکھائی دیتے تھے۔

لنڈن ۱۱ جون رنگون سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لارڈ مونٹ بیٹن کے سامنے وکٹری پریڈ اگلے مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو ہوگی۔ وہ فوج کی سلامی لینگے۔

ماسکو ۱۱ جون۔ جنرل آئسن ہوور اور جنرل منٹگمری کو آرڈر آف وکٹری کا روسی تمغہ جنرل ژوکوف نے دیا۔ روس کا یہ سب سے بڑا تمغہ ہے۔ اس سے قبل یہ تمغہ سات روسی جرنیلوں کو دیا جا چکا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ دو برطانوی جرنیلوں کو یہ تمغہ عطا ہوا۔ جس پر ہیرے اور لعل جڑے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ جاپان کی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ ایڈمیرل سوزو کی وزیر اعظم جاپان نے کابینہ کے اجلاس کے اختتام پر شہنشاہ جاپان سے ملاقات کی اور انہیں صورت حالات سے آگاہ کیا۔ ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جاپانی عوام میں کتابیں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ کہ اگر اتحادی فوج جاپان میں داخل ہو جائے۔ تو انہیں کیا کیا اقدامات اختیار کرنے چاہئیں۔ عوام کو دستی بموں کے استعمال کی بھی تعلیم دی جا رہی ہے۔ تاکہ اتحادی حملہ آوروں کو تباہ کیا جا سکے۔

روما ۱۱ جون۔ وزیر اعظم اطالیہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔

لنڈن ۱۱ جون۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ٹریسٹے میں یوگوسلاویہ اور امریکی و برطانوی فوجوں میں پوری مفاہمت ہو گئی ہے۔

نیویارک ۱۱ جون۔ نیویارک ٹائمز نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں ہندوستان کے سیاسی ڈیڈ لاک کے سیاسی پہلو پر بحث کی ہے۔ ہندوستان کی صورت حالات اب فارمولے بنانے کی منزل سے گذر چکی ہے۔ جاپان کی شکست کے قریب آنے سے ایشیائی ممالک میں آزادی کا جذبہ تیز ہوتا جا رہا ہے۔ ایشیائی جاپانیوں کے ظالمانہ سامراج کے مقابلہ میں یورپ کی فراخدلانہ محکومیت کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ مگر وہ وقت قریب ہے۔ کہ جب ایشیائی کسی محکومیت کو برداشت نہیں کرینگے۔ اس وقت ہندوستان کی آزادی باسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اب گذشتہ اڑھائی برسوں کی نسبت باہمی مفاہمت کے لئے فضا زیادہ سازگار ہے۔ انگریز حالات کی نزاکت کو خوب سمجھتے ہیں۔ انگریز اٹل واقعات کو قبول کرنا بھی جانتے ہیں۔ اٹل واقعات کے تقاضے کو بہادری سے قبول کر کے انگریز ہندوستان کو اتحادی اقوام سے وابستہ کر دینگے۔

نئی دھلی ۱۱ جون ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر کلاڈ آکن لیک جو بذریعہ طیارہ نئی دہلی واپس پہنچ گئے ہیں۔ واپسی پر آپ نے اٹلی۔ یونان۔ مصر۔ شام۔ عراق اور ایران میں ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کیا۔

چنگنگ ۱۱ جون۔ چین اور امریکہ کے فوجی مبصرین نے بیان کیا ہے۔ کہ جاپانی کینٹن اور ہانکو کے علاقہ میں اپنی محافظ فوجوں کو کمک پہنچا رہے ہیں۔ اور وہاں تیزی کے ساتھ قلعہ بندیاں کر رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جاپانی ہند چینی اور ملایا کو جانے والے جنوبی دستوں کی حفاظت کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔

سان فرانسسکو ۱۱ جون۔ زیر انتداب علاقوں کے لئے ٹرسٹ قائم کرنے کے مسئلہ پر کانفرنس کو ابھی تک روس کے جواب کا انتظار ہے۔ یہ مسئلہ زیر انتداب علاقوں کو حق خود اختیاری دینے کے متعلق ہے۔ روسیوں کی خواہش ہے۔ کہ ان علاقوں کو حق خود اختیاری دیا جائے۔ برطانوی اور امریکن نمائندوں کو یہ منظور نہیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ پریذیڈنٹ ٹرومین اور مسٹر چرچل نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے۔ کہ جنگ کے شروع سے لیکر خاتمہ تک بحر اطلانتک میں ۷۰۰ جرمن آبدوزوں کو غرق کیا گیا۔ بہت سی آبدوزیں جرمنوں نے خود غرق کر دیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ لارڈ ویول کی سکیم میں ہندوستان کی آزادی کا قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا۔

واشنگٹن ۱۱ جون۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپانی ایر فورس کا اس قدر نقصان ہو چکا ہے۔ کہ وہ حملہ کرنے یا سوشل طور پر جاپان کی حفاظت کرنے کے قطعاً ناقابل ہے۔ جاپانیوں کا اعلان ہے۔ کہ وہ ہر مہینہ ۱۲۵۰ سے لیکر ۱۵۰۰ تک ہوائی جہاز تیار کر سکتے ہیں۔

بمبئی ۱۱ جون۔ حکومت ہند نے بجلی کے میز اور چھت والے پنکھوں پر کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

منیلا ۱۱ جون۔ اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ امریکہ کی زمینی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سٹلویل منیلا میں جنرل میکارتھر کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بحر الکاہل میں آئندہ کہاں ضرب لگائی جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ پریذیڈنٹ ٹرومین اعلان کر چکے ہیں۔ کہ امریکہ کی ستر لاکھ فوج جاپان کو کچلنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ جاپانی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ حملہ خاص جاپان پر ہوگا۔ چنانچہ وہ چین کے ساحل سے فوجیں ہٹا کر بندرگاہوں کے رقبہ میں جمع کر رہے ہیں۔ اور امریکن حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

برلن ۱۱ جون۔ روسی جرنیل مارشل ژوکوف نے ہٹلر کی گمشدگی کے متعلق بتایا۔ کہ اسکی گمشدگی بہت زیادہ پر اسرار ہے۔ میں اس معاملہ میں کوئی قطعی بیان نہیں دے سکتا۔ ہمیں کوئی ایسی لاش نہیں ملی۔ جو ہٹلر کی لاش سے ملتی جلتی ہو۔ ہٹلر آخری وقت برلن سے فرار ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ہوائی اڈہ کی خدمات اسے حاصل تھیں۔ برلن کی محافظ روسی فوجوں کے چیف افسر کرنل بیرسین نے کہا۔ کہ ہمیں کئی ایسی لاشیں ملی ہیں۔ جو ہٹلر کی ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہم ابھی تک یہ بیان نہیں کر سکتے۔ کہ ہٹلر مر چکا ہے۔ میری رائے یہ ہے۔ کہ ہٹلر چھپ گیا ہے۔ اور یورپ میں کسی جگہ غالباً سپین میں جنرل فرانکو کے ہمراہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ ہٹلر کی شکل سے ملتی جلتی کئی لاشیں ملی ہیں۔ ماہرین ان کی شناخت کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک کسی رپورٹ سے یہ بات پایۂ تصدیق کو نہیں پہنچی۔ کہ ہٹلر مر چکا ہے۔

لنڈن ۱۱ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روسیوں نے جرمنی کے جس حصہ پر قبضہ کیا ہے۔ وہاں سخت گیرانہ پالیسی اختیار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جنگ کے لئے پونے دو ارب پونڈ منظور کئے جائیں۔ آپ نے کہا۔ برطانیہ ہر روز ۱۲½ لاکھ پونڈ جنگ پر صرف کر رہا ہے۔

شیلانگ ۱۱ جون۔ آسام کانگرس کی پابندیاں دور کر دی گئی ہیں۔ ہندوستان میں آسام پہلا صوبہ ہے۔ جہاں کانگرس سے پابندیاں ہٹائی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۱۱ جون۔ لوزان کے شمالی علاقہ میں باساباس پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ اور اتحادی فوجیں اس سے پانچ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اوکی ناوا میں کل اتحادی فوجوں نے سامنے سے حملہ شروع کر دیا ہے۔ جاپانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ اوکی ناوا کے پاس اڑھائی سو جنگی جہازوں کا بیڑا دیکھا گیا۔

کانڈی ۱۱ جون۔ کاماں، مانگ پر جو مولمین سے ۶۰ میل شمال کو ہے۔ دشمن کے ٹھکانوں پر بم برسائے گئے۔ جن سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔

لنڈن ۱۱ جون۔ مشرق وسطیٰ کے برطانوی کمانڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ شام اور لبنان میں برطانیہ کوئی رعایت نہیں چاہتا۔ اس جگہ برطانوی فوجیں صرف اس لئے رکھی گئی تھیں۔ کہ ڈوڈیکانیز میں جرمنوں کی فوجیں تھیں۔

لنڈن ۱۱ جون۔ جنرل ڈیگال نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس سے سمجھوتہ کئے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ نیز یہ بھی کہا۔ کہ ہمیں اپنے ارادوں پر مضبوطی سے قائم رہنا چاہیئے۔